السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جائداد کی خرید وفروخت میں درمیان میں دلالی کرنے والا یعنی سودا کروانے والا آدمی مشتری اور بائع یا دونوں میں سے کسی سے بطور فیس کوئی رقم لے آیا یہ شرعاً جائز ہے یا کہ نہیں ؟ آج کل یہ کام اکثر لوگ کرتے ہیں اور بہت سے لوگوں نے یہ مسئلہ دریافت کیا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح بخاری ، صحیح مسلم اور دیگر کتب حدیث میں رسول اللہﷺ کا فرمان ہے : «لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ» حضری (شہری) بدوی کے لیے بیع نہ کرے ۔ تو آپ کے اس فرمان سے ثابت ہوا کہ حضری آدمی بدوی کے مال کی بدوی کی خاطر بیع خرید وفروخت نہیں کرسکتا باقی تین صورتیں (۱۔ حضری حضری کے مال کی بیع کرے ۔ ۲۔ بدوی بدوی کے مال کی بیع کرے ۔ ۳۔ بدوی حضری کے مال کی بیع کرے) درست ہیں ان میں کوئی حرج نہیں معلوم ہو کہ قروی بھی حضری میں شامل ہے ۔ رہا دلال کا مشتری سے بائع کی چیز کے زیادہ پیسے وصول کرنا اور بائع کو کم دینا اور اس سلسلہ میں دلال کا دونوں کو یا ایک کو دھوکا میں رکھنا تو یہ ہرگز درست نہیں رسول اللہﷺ کا فرمان ہے :

«مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا» (مشکوة-کتاب القصاص-باب مالایضمن من الجنایات-فصل اول»

''جس نے دھوکا کیا وہ ہم میں سے نہیں''

اسی طرح دلالی کی اجرت کے علاوہ بیع اور سودے میں کوئی اور خرابی ہو مثلاً سودا یا بیع کا منہی عنہ ہونا تو بیع نہیں ہوگی درست ، نہ ہی دلالی اور نہ ہی دلالی کی اجرت ۔ اللہ تعالیٰ عطا فرمائے ہمیں بس حلال کمانے کی توفیق وقدرت ، دور فرمائے ہم سے اقتصاد ومعیشت کی عسرت اور لائے ملک میں فقط مؤمن نیکوں کی سلطنت ، تمام احباب واخوان کی میرے ہدیہ سلام سے کرنا خوب خوب خدمت ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام ومسائل

خرید وفروخت کے مسائل ج1ص 373

محدث فتویٰ